

کو ہے کہ منظر کھلتا ہے)

تیمور :- سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

قاسم :- OUT OF QUESTION -

کیٹی :- مگر کیوں ڈیڈی ہی کیا حرج ہے؟

قاسم :- حرج ہے (کھانستا ہے) ان دیرانوں میں ALL ALONE بھی جان کا خطرہ ہے۔

تیمور :- (مُسکرا کر) اور کیٹی ڈیر... وہاں ناشستے کے لیے اٹا یعنی سُکوفی اور فرنچ روز دغیرہ بھی نہیں ملتے... تم تو دو روز میں توبہ کرتی بھاگ آؤ۔

کیٹی :- میں تمہاری طرح مشین نہیں ہوں۔

تیمور :- GRANTED مگر تمہیں ان آسانشوں کی عادت ہو چکی ہے۔ وہاں صحراء میں کہاں دھنکے کھاتی پھروگی اور پتھرے اونٹوں میں سے بُو بھی آتی ہے۔

#### THEY SMELL.

قاسم :- تمہاری شادی میں صرف چار ماہ باقی ہیں۔ پیرس کے ڈبیزاً نیز نیز دنوں اپنے LATEST DISPLAY کا DISPLAY کرتے ہیں۔ تم جا کر کم از کم اپنے لیے شاپنگ ہی کر لو۔ کیوں تیمور۔

تیمور :- بار کیٹی PARIS WILL DO GOOD.

کیٹی :- مجھے یورپ پسند نہیں۔ ڈیڈی پلیز... .

قاسم :- (مُسکرا کر) میں یہاں اُداس ہو جاؤں گا تمہارے بغیر... .

کیٹی :- آپ کو تو پتہ بھی نہیں چلے گا ڈیڈی اور میں واپس آجائیں گی۔ یہاں بھی تو کئی کئی دن آپ سے ملاقاتیں ہوتی۔ بس برس۔ برس۔ برس۔

تیمور :- (کھانس کر) ہاں برس۔ انسان بھی کتنا مجبور ہے اٹھتا ہے) اب مجھے

جایانی ڈیلی گیشن کے ساتھ دوبارہ کھانا کھانا ہو گا... اجازت... (کیٹی منہ پھر لپتی ہے، خدا حافظ...) (کیٹی اور قاسم تھوڑی دیر خاموش بیٹھے رہتے ہیں۔ جیسے کچھ کہنے کو باقی نہیں رہا۔

**فاسم :-** (گھر می دیکھتا ہے، چند دست اکٹھے ہو رہے ہیں ایک عگہ...، چنان تو نہیں چاہتا مگر وعدہ کر رکھا ہے...، تم دی سی آر پر کوئی مودی دیکھ لو، میں جلد ہی آجادُں گا۔ (قدرت سے شرمندہ سا ہو کر چلا جاتا ہے، کمیرہ کیٹی پر جاتا ہے بس کی آنکھوں میں ہلکی نمی ہے)

**کیٹی :- اشفاق...**

(اشفاق یعنی VALET داخل ہوتا ہے۔ یہ شخص بالکل ہوں ہاں نہیں کرتا صرف خاموشی سے سُنتا ہے اور کام کرتا ہے۔

**کیٹی :- مراد بابا کو بلاؤ۔**

(اشفاق جاتا ہے کیٹی بلوچستان والار سالہ دیکھتی ہے، بوڑھے کی تصور برآتی ہے تو کمیرہ اپ ہوتا ہے، سامنے مراد بابا کھڑا ہے،

**مراد :- جی کیٹی بی بی۔**

**کیٹی :- بیٹھ جائیں۔**

(مراد حسب عادت دوڑ جا کر آتی پالتی مار کر بیٹھ جاتا ہے،

**کیٹی :-** اتنی در نہیں، آپ کے اور میرے درمیان فاصلے کم ہونے چاہیں۔

(کیٹی اٹھتی ہے اور مراد کے قریب جا کر تالیں پر بیٹھ جاتی ہے)

**کیٹی :-** آپ نے کہا تھا کہ تمور صاحب اچھا آدمی ہے، (مراد سرہلما ہے) وہ اچھا آدمی نہیں ہے... میں اور آپ اچھے آدمی ہیں، کیونکہ ہم دونوں کو اونٹوں سے بُونہیں آتی۔

مونتاٹ

مُراد بابا اور کیشی جہانگیر کی سیڑھیاں اُتر رہے ہیں۔ کیشی نے ایک چھوٹا سارا باب  
سیک کا نڈھے سے ٹلکا رکھا ہے۔ ایک پورٹ سے باہر آتے ہیں۔ ایک بس ہیں سفر کر رہے  
ہیں جو کسی دیوانِ مژگ پر جا رہی ہے، بس ایک جگہ رکھتی ہے۔ دونوں اُترستے ہیں۔ مُراد  
اشارة کرتا ہے۔ چیزیں اُدھر میرا گاؤں ہے۔ دونوں پیدل چلنے لگتے، ہیں۔ رات ہو یا نہیں  
ہے۔ ایک چھوٹے سے گاؤں میں راض ہوتے ہیں۔ ایک گتنا بسو نکلتا ہے۔ کیشی ٹھنڈک  
کر کھڑی ہو جاتی ہے۔)

کیشی :- بابا یہ کاشنے تو نہیں؟

مُراد :- نہیں کیشی بی بی، یہ میرے گاؤں کے لئے ہیں۔ مجھے بیاناتے ہیں۔

کیشی :- اور مجھے؟

مُراد :- دہنس کر، آپ بھی تو اسی گاؤں کی ہیں بی بی۔ آئیں وہ سامنے میرا گھر ہے۔  
دوں چلتے ہیں۔ گھر تک پہنچتے ہیں۔ مُراد دستک ریتا ہے۔ مُراد کا مڈل ایسہ دبھا صارع دروازہ  
کھولتا ہے۔ باہر اندر ھیرا ہے۔

صاحب :- کون ہے؟

مُراد :- (ہنستا ہے) کمال ہے اُدھر گاؤں کے لئے مجھے پہچان لیتے ہیں اور میرا بیٹا  
پوچھتا ہے کہ.....

صاحب :- (باہر نکل کر ہم آغوش ہو جاتا ہے) بابا آپ..... زب خیر کرسے بابا، ہم نے  
تو سوچا تھا کہ آپ عید کو آئیں گے..... کیشی نو دیکھتا ہے جو خاموش گھر ہے۔

مُراد :- یہ کیشی بی ہیں قاسم صاحب کیشی۔

صاحب :- (گھبرا کر) اچھا؟..... آئیں آئیں۔ ہم آجانیں آپ کا گھر ہے۔

صالح :- (گھر کے اندر بیاتے ہوئے) خامم۔ ثریا... ادھر آؤ۔ ادھر آؤ۔

(پہلی کوٹھری سے دلوڑ کیاں نکلتی ہیں۔ ایک نوجوان دوسرا اس سے در برس جمعیتی)

صالح :- دیکھو۔ بڑا پا بآبایا ہے اور اس کے صاحب گی ہیں۔

کیٹھی :- (ہاتھ بڑھا کر) میرا نام کئی ہے۔ (وہ پچھے کھڑی رہتی ہیں اور سنتی ہیں۔  
پھر کیٹھی آگے بڑھ کر انہیں ملتی ہے)

صالح :- آپ بیہودی بی...۔

مراد :- تم کیسے ہو صالح۔

صالح :- اللہ کا شکر ہے۔ اور آپ؟

مراد :- اللہ کا شکر ہے...۔

(اسنے ہیں خامم دو دھن کا گلاس اندر سے لاتی ہے اور کہی کو دیتی ہے)

کیٹھی :- شکریہ (ایک گھونٹ بھرتی ہے تو اب کافی آتی ہے۔ بمشکل دوسرا گھونٹ  
بھرتی ہے۔ اور گلاس رکھ دیتی ہے۔)

خامم :- بکری کا ددھ ہے بی بی۔

کیٹھی :- بکری کا؟ (منہ بناتی ہے پھر مسکراتی ہے) وہ بس ابھی عادت نہیں  
ہے نا۔

مراد :- (اپنی پوتیوں سے) یہاں کھڑی دیکھتی رہوگی ہمہنگی طرف۔ کچھ بندوبست  
نہیں کر دگی؟

(دونوں بڑگیاں ہنستی ہوئی اندر چلی جاتی ہیں) صالح، ہماری بی بی خانہ بدوشوں  
کے بارے یہ کتاب لکھ رہی ہے اس یہے ادھر آئی ہے... کوئی قائلہ گزرا ادھر  
سے...:

صالح :- خان زمان کا نافذ آئے کا پرسوں سع...۔

کیٹھی :- میں اسے دیکھ سکوں گی؟  
 صالح :- خان زمان درست ہے، میں آپ کو سے چلوں گما اُدھر  
 ( ڈزالو )

( کھانا کھا رہے ہیں )  
 کیٹھی :- یہ مرغی تو بہت مزیدار ہے خامن۔  
 ثریا :- بی بی ہم اس کے انڈے کھاتے تھے وہ بھی مزیدار ( صالح گھورتا ہے تو  
 وہ خاموش ہو جاتی ہے )  
 کیٹھی :- ایک ہی مرغی تھی آپ کے پاس اثریا چپ رہتی ہے، بہت زیادتی کی  
 آپ نے صراحتا۔ ( کھانے سے ہاتھ کھینچ لیتی ہے )  
 صراحت :- ( پورے یقین سے ) بی بی اللہ نے اس مرغی آپ کا نام لکھا تھا۔ یہ تو  
 آپ کے لیے تھی... ہم نے تو اسے صرف پکایا ہے۔  
 ( کیٹھی بے حد متأثر ہوتی ہے اور کھانے لگتی ہے )  
 ( ڈزالو )

( ایک چھوٹی کوٹھڑی میں سادہ چارپائی۔ دونوں لڑکیاں کیٹھی کو بستر دکھاتی ہیں،  
 اور چل جاتی ہیں۔ کیٹھی سخت بستر پر لیٹتی ہے اور بھرا سے اپنے شاہانہ بستر کا خیال  
 آتا ہے۔ دیبا بجھا کر سو جاتی ہے )

— — — CUT — — —

### منظیر

ایک منیتاز۔ کیٹھی، ثریا اور خامن سے با تیس کر رہی۔ یہ صبح ہو رہی ہے۔  
 گاؤں میں گھوم رہی ہے اور بڑی دلچسپی سے ہرشے دیکھ رہی ہے۔ رات کو بڑی  
 خوش خوش کھانا لساتی ہے اور سو جاتی ہے )

## منظیر

(مُراد کا گھر یا صحن۔ مُراد کوئی کام کر رہا ہے مثلاً چار پانی بنارہا ہے، کیٹی نوش  
لکھ رہی ہے، لڑکیاں کھانا پکار رہی ہیں، صالح داخل ہوتا ہے،  
صالح :- اسلام علیکم (سب لوگ جواب دیتے ہیں)  
مُراد :- تھک گئے ہو بیٹا۔

صالح :- انسان تھکتا تو ہے باہا... ان کی ماں زندہ رہتی تو شاید مجھے تھکن  
بھی نہ ہوتی۔

مُراد :- اللہ کی مرضی صالح۔

صالح :- آپ بھی ہمیں چھوڑ کر ادھر شہر چلے گئے ہیں۔

مُراد :- (آہستہ سے تاکہ کیٹی نہ سُن لے) گذارا نہیں ہوتا تھا اس لیے گیا۔  
مرضی سے نہیں گیا، خافم اور ثریا کی شادی ہو جائے تو ہمیں واپس آجائیں گا۔

صالح :- (کیٹی سے) آپ کیسے ہوئی بی؟

کیٹی :- ہم اپھے لوگ ہیں، ہمیں اونٹوں سے جو نہیں آتی گیوں پاہا۔

مُراد :- (ہستا ہے) ہاں بی بی۔

صالح :- (جیرت زدہ ہو کر دیکھتا ہے) پھر کچھ سوچ کر ایک دم کہتا ہے، بی بی جی  
خان زمان آگیا ہے۔

کیٹی :- کون خان زمان؟

صالح :- وہی قلعے والا... اس کا قائد تو آگیا۔ ان کو آپ لوگ تو خانہ بدش  
بولتا ہے۔

کیٹی :- (بے صد خوش) کیا ہیں اُس سے مل سکتی ہوں، اس کا قائد دیکھ سکتی  
ہوں؟

مُراد :- خان زمان ابھی ادھر ہے گا بی بی۔ کل صحیح چلے جانا... دیکھ آنا...  
دیکھتا ہے اس کے اذٹوں سے بوآتی ہے۔

— ۵۴ —

### منظیر

دیکھی صحیح۔ مُراد اور کیٹی گھر سے نکلتے ہیں۔ گاؤں سے باہر جاتے ہیں۔ ایک  
میدان میں خانہ بدش خیبر زن ہیں۔ خیبوں میں بیٹھی عورتیں کیٹی کو دیکھتی ہیں، کتنے  
بھونکتے ہیں۔ اونٹ جگائی کر رہے ہیں۔ ایک بہت ہار عرب موئخبوں والا خانہ بدش  
خان زمان بکری کا بچہ اٹھاتے ہوتے آتا ہے۔ دونوں کو آتے ہوئے دیکھتا ہے اور  
پھر پا مُراد کو پہچان لیتا ہے،

سخنی :- اوسے مُراد... اوسے بے دفا شخص آج ادھر کدھر آگیا... آؤ آؤ...

آگے بڑھ کر ہاتھ ملا تا ہے ۲

مُراد :- تم کبھی مجھے ملنے کے لیے آئے ہو۔

خان زمان :- تم تو ہر ہیں رہتے ہو۔ خانہ بدش کا شہر ہیں کیا کام دیکھی کی طرف  
دیکھتا ہے، یہ ٹورست ہے؟

مُراد :- نہیں ہم دھن ہے۔ میرے صاحب کی بیٹی ہے۔ تم لوگوں پر کتاب لکھ رہی ہے۔

خان زمان :- اچھا۔ لکھوں کسو۔

کیٹی :- اگر آپ مجھے اپنے اور اپنے خاندان کے بارے میں بتائیں گے تو ضرور لکھوں  
گی۔ آپ کے کتنے بہن بھائی ہیں؟

خان زمان :- (سچوپ کر) چالیس

کیٹی :- چالیس۔

خان زمان :- ہم سب جو اکٹھے سفر کرتے ہیں بہن بھائی ہیں... ۰

**کیٹی :-** (ہنس کر) اس طرح تو آپ کے بچے بھی بہت ہوں گے۔

**خان زمان :-** یہ سب میرے بچے بھی ہیں... ادھر آدمُراد میرے خیے میں تم کو تھوڑا پلاوں... (دونوں گونجے میں لے جاتا ہے۔

— ۶۴ —

### مونتاٹ

(کیٹی قافلے میں گھوم پھر کر دیکھ رہی ہے، بچوں کے ساتھ کھیلتی ہے، عورتیں جو کام کرتی ہیں وہ کام کرتی ہے۔ اونٹوں کا معاشرہ کرتی ہے، وغیرہ وغیرہ۔ مختلف ڈز الو دکھاتے ہیں۔ پھر قافلہ جانے کے لیے تیار ہوتا ہے۔ اونٹوں پر سامان لادر ہے ہیں۔ خان زمان کوچ کے انتظامات کر رہا ہے۔ مُراد اور کیٹی دیکھ رہے ہیں۔ جب تیاری مکمل ہو جاتی ہے تو خان زمان آتا ہے)

**خان زمان :-** اچھا خدا حافظ مُراد... پھر میں تھے اگر زندگی ہوتی۔

**مُراد :-** ہاں خان زمان پھر ضرور میں گے۔

**خان زمان :-** خدا آپ کو بُنی امان میں رکھئے کیٹی بی بی دیکھ رہی کیٹی پر جو گھری سوچ میں ہے۔ جیسے کوئی نیصلہ کر رہی ہو۔

**کیٹی :-** خان زمان صاحب.... آپ کا یہ سفر کتنے روز کا ہے؟

**خان زمان :-** دس روز جانا ہے اور پھر ادھر دو دن کے بعد واپس ادھر۔

**کیٹی :-** اگر... دیکھیں... آپ مجھے ساتھے جاسکتے ہیں... میں... آپ کو کوئی تکلیف نہیں دوں گی۔

**خان زمان :-** سفر میں تنگی بہت ہوتی ہے۔

**مُراد :-** کیٹی بی بی؟

**کیٹی :-** ہیں پائیں روزگی توبات ہے مُراد بابا...

**مُراد** :- لیکن تمور صاحب اور قاسم صاحب ...

**کیمی** :- ان کوہ پیرا خط مل گیا ہو گا... اور بھر ان کو بزنس سے کہاں نہ رست ہوگی.

ہاں تو فان زمان صاحب کیا میں آپ کی ہم سفر بن سکتی ہوں؟

**فان زمان** :- (اس کے رک سیک گواں کے کندھے سے اب ارتال ہے) یہ آپ کا سامان ہے؟ (دیکھ اونٹ پر رکھتا ہے) چلو بیٹھو، بسم اللہ گرد (اسے بھی اونٹ پر بٹھا دیتا ہے)

(کار داں کے سفر کا آغاز ہوتا ہے۔ با با مُراد درمیان میں کھڑا ہے۔ پھر میدان خالی رہ جاتا ہے اور با با مُراد اکیلا کھڑا دکھائی دیتا ہے۔)

— ۵۶۷ —

(کیمی کا ڈرائیننگ روم۔ تمور اور قاسم ڈائنسنگ ٹیبل پر خاموش بیٹھے ہیں۔ ویٹر ایکسسو نے میں موڈب کھڑا ہے۔ قاسم سراٹھا تا ہے اور دیٹر کو باہر جانے کا اشارہ کرتا ہے۔)

**قاسم** :- پھر کیا کیا جائے؟

**تمور** :- محترمہ پہلے تو مکدم غائب ہو گئیں۔ خیال تھا کہ لوٹ آئیں گی، چند روز میں اپنے خانہ بدش دیکھ کر اور اب لکھتی ہیں کہ میں ابھی در تین ہفتے تک

نہیں آسکوں گی... میں کیا بتاؤں کہ کیا کیا جائے؟

**قاسم** :- ذہن میں کبھی کبھار یہ خیال سرا شانا ہے کہ ہم نے اسے دہ رنا تھت دہ دستی نہیں دی جو اس کی ضرورت تھی اس کا حق تھا ہم پر۔

**تمور** :- لیکن ماڈرن لائف ہمیں اتنا وقت تو نہیں دیتی کہ ہم بچوں کے پاس بیٹھ کر گپ لگاتے رہیں۔ ڈیڈی... آپ جو مشقت کرتے ہیں، میں جو محنت کرتا ہوں، وہ کس کے لیے ہے؟

قاسم :- مگر... بیس نکر مند ہوں ...

تیمور :- وہ GOAT OLD مراد بھی تو ہے اس کے ساتھ۔

قاسم :- ہے... اور بہت نیک اور پُر خلوص آدمی ہے مگر... بیس پھر بھی نکر مند ہوں تیمور... تم اسے جا کر لے کیوں نہیں آتے؟

تیمور :- (چونکہ کر) میں؟... ڈیڈی میں تو ایک لمحے کے بیسے فارغ نہیں ہوں، دو تین شب منٹس بھی نہیں اس بحث کے اندر اندر...،

قاسم :- تو پھر میں چلا جاتا ہوں.

تیمور :- آپ کیسے جاسکتے ہیں، آپ کو تو سانس کی تکلیف ہے.

قاسم :- کیٹھی میری بیٹی ہے تیمور اور فدا نخواستہ اگر اسے کچھ ہو گیا تو پھر میں اپنا سانس بچا کر کیا کر دوں گا.

تیمور :- (قدر سے سوچ کر) میں قاضی کو بھی ساتھ لے جاتا ہوں مگر مجھے یقین ہے کہ وہ صحرائیں دھکے کھانے کے بعد اس وقت باقی ایسا پاس کراچی آمد ہی ہوگی....

### منظروں

اکیٹھی۔ بر ہنگ کلوز سے ادپن کرتے ہیں، اس کے چہرے پر ایک طانیت سے پُر مسکراہست، ہے پُل آڈٹ سرگتے ہیں، تو وہ اونٹ پر بیٹھی ہوتی ہے اور کارداں جا رہا ہے،

(کارداں کے چند شاٹس۔ پھر شام ہوتی ہے، کارداں رکتا ہے، نیچے لگتے ہیں....)

خان زمان دیکھ بھال کر رہا ہے، کیٹھی (وہ تمام وقت کراچی کے جدید ترین لباسوں

میں ہے۔ اُس کا بھاس بہت ہی نمایاں طور پر مادرن ہونا چاہئے) ہاتھ میں نوٹ  
میک پکڑے چیزیں لکھ رہی ہے۔ پھر نہانہ بد دش عورتیں جو کام کرتی ہیں، ان کے  
ساتھ شرکاپ ہوتی ہے، بچوں وغیرہ سے کھیلتی ہے۔

— ۲۴ —

(مات ہو گئی ہے، خان زمان کے نیچے میں ایک دو بیٹے، ایک دونوں بدوش عورتیں اور کچھی  
کھانا کھا کر فارغ ہو چکے ہیں۔

خان زمان :- آپ تو بہت تھک کئی ہوں گی کیونکی بی بی۔

کچھی :- ہیں؟ دُسکراتی ہے، میں نے تو زندگی کا پہلا سالنس آئی بیا ہے خان زمان  
صاحب.... میں تواب ایک ایک ڈبے میں بندھی، پیکدھی۔

خان زمان :- (کچھ دیکھتے ہوئے) اس کا مطلب ہے کہ آپ تھکی نہیں۔

کچھی :- تھک لوگی ہوں لیکن آپ کے اونٹوں میں سے مجھے بُونیں آئی۔

## NOT SMOKE.

خان زمان :- قدر سے ناگواری سے، اچھا اچھا، جاؤ اپنے خیموں میں آرام کرو۔  
جس منہ اندھیرت روائہ ہونا ہے۔

(کچھی عورتوں کو سلام کرتی ہے اور باہر آ جاتی ہے)

— ۶۳ —

اپنے نیچے کی طرف جا رہی ہے۔ قافلے سے کچھ دوسرے میں اُسے آگ جلتی ہوئی نظر  
آتی ہے۔ قدر سے خوفزدہ ہوتی ہے مگر پھر شجس سے مجبور ہو کر قریب جانے لگتی ہے۔  
جب وہاں پہنچتی ہے تو آگ کے سامنے ایک بوڑھا بیٹھا ہوا ہے۔ لفڑیاں، برس  
کا لیکن جسمانی طور پر بالکل صحت منداور توانا۔ بڑی بڑی چمکتی ہوتی آنکھیں، صمید  
وارہی اچھر سے پرستی کے ذریعے، آگ کو گھور رکھا ہے۔

کیٹی :- (ڈرتے ڈرتے، السلام علیکم۔

(بوزھی نظر میں انھا کر اسے کچھ دیر کے پیے گھورتا ہے۔ کیٹی پھر انہی ان خونزدہ ہجے میں  
سلام کرتی ہے،

بُوڑھا .. وَ عَلَيْكُم سَلَامٌ

(کیٹی بُوڑھے سے ہے ہدمتا اثر ہے مگر رُعب کی وجہ سے کچھ نہیں کہہ سکتی۔ اور اپک  
کھیانی اور ڈری ڈری سی مسکراہٹ یہے واپس آ جاتی ہے)

— ۳۷۶ —

(تیمور اور قاضی اتر پورٹ، پڑا ترتے ہیں۔ ایک جیپ میں بیٹھتے ہیں۔ شہر سے نکل کر باہر  
پھر دیوان پہاڑی سڑک پر۔ اُس جگہ جہاں مُراد اور کیٹی آتے سے نئے اڑکتے ہیں۔ کسی  
سے راستہ پوچھتے ہیں اور مُراد کے گاؤں میں پہنچتے ہیں،

— ۳۷۷ —

د مُراد کا گھر۔ مُراد بتا چکا ہے کہ کیٹی کارداں کے ساتھ جا چکی ہے۔ قاضی چارپائی پر  
بیٹھا ہے۔ تیمور کا مود تھا بہبی۔ یہ منظر نیتا فاست ریکارڈ گیا جلتے،

تیمور :- تم نے اسے جانے کیوں دیا؟

مُراد :- وہ تو آپ کے رد کے نہیں رکن تھیں تیمور صاحب میں تو....

تیمور :- یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے... یہ خانہ بد دش توجہ اتم پیشہ اور خطرناک  
قسم کے لوگ ہوتے ہیں، کیوں قاضی۔

قاضی :- میں نے کبھی کوئی خانہ بد دش دیکھا نہیں جی....

مُراد :- خان زمان میرا بھائی ہے صاحب، میرے جیسا ایک آدمی۔

تیمور :- (کچھ سوچ کر) دہ کتنی دُور گئے ہوں گے؟

مُراد :- تین دن ہو گئے... انہیں گوپ کیے ہوتے۔

تیمور :- قاضی....

قاضی :- دا چھل کر کھڑا ہوتا ہے، جی سر!

تیمور :- دو اور چھپوں کا بندوبست کرو۔ سفر کے لیے ڈبوں میں بند خوراک اور دعو  
کافی وغیرہ اور دریخے، سلینگ، بیگز و فیرے... ہم بھی کل صبح کوچ کر جائیں گے۔

(قاضی نوٹ بکس پر تمام پیزیں اس دران لکھتا ہے اور آخری فقرے کے ختم ہوتے  
ہی باہر نکل جاتا ہے)

تیمور :- (مرادگی طرف دیکھتے ہوئے) یہ سب تمہارا قصور ہے۔

— ۶۰۴ —

(صرایں تین جیپیں دھول اڑاتی ہوئی جا رہی ہیں۔ ان میں ایک میں قاضی اور تیمور  
ہیں، دوسری میں بابا مراد اور تیسرا میں صرف ڈرائیور اور کچھ سامان ہے)

— ۶۰۵ —

(کار داں سے دور پیر خان کو دکھایا جائے جو اپنی دھن میں مگن ساز، بجا تا، ہوا جائے ہے،  
کار داں جا رہا ہے۔ کیٹی اور خان زمان پیدل چل رہے ہیں۔ کیٹی کا لباس دھی ہے  
مگر دھوپ میں چلنے سے اس کا چہرہ قدر سے دھشی سالگ رہا ہے)

کیٹی :- خان زمان آپ کا کبھی بھی نہیں چاہا کہ آپ کا ایک گھر ہو۔

خان زمان :- (اوٹو پر بندھے نیموں کی طرف اشارہ کرتا ہے) گھر تو ہے کیٹی بی بی۔

کیٹی :- نہیں یہ والا نہیں، ایٹ اور سینٹ سے بنा ہوا پانکل پکا گھر۔

خان زمان :- ایسا گھر تو ڈر سے ہوتے لوگ بناتے ہیں۔ اپنے آپ کو چھپانے کے لیے۔

ہم کسی سے نہیں ڈرتا... (ساتھ ساتھ اوٹوں کو آواز لگا رہا ہے) پانکل پکا

گھر تو ایک ہے قبر... زندہ لوگ تب یہیں کیوں بند ہو؟ آپ تسلک گیا ہو تو

اوٹ پر بیٹھ جاؤ۔

کیٹی :- تھک توگی ہوں خان زمان رہتی ہے، صرف چار دن میں کیٹی قاسم کینی خانہ بدوش تونہیں بن سکتی۔ (ادنوں کی طرف دیکھتی ہے، پہلی شب والے بوڑھے پر نظر پڑتی ہے جو بالکل سامنے دیکھ رہا ہے۔ ایک اذٹی پر سوار ہے۔) خان زمان .... یہ بوڑھا آپ کے قبیلے کا ہے؟

خان زمان :- نہیں۔

کیٹی :- کون ہے؟

خان زمان :- پتہ نہیں .... چھسات ردن پہلے صمراہیں سے اس طرح نمودار ہوا، جیسے ریت کا ایک بگولا ہو... کہنے لگا، کہ ہر جا ہے، ہو؟ میں نے اپنی منزل کا بتایا، بولا میں بھی اُھر کو جانا ہوں .... ہمارا ہم سفر بن گیا۔

کیٹی :- لیکن ہے کون؟ کہاں سے آیا ہے؟ کہاں جائے گا؟  
خان زمان :- محرا سے نکلا ہے، صمراہیں گم ہو جائے گا... ہو ہو ہو دادنوں

کی طرف جاتا ہے،

کیٹی :- (بوڑھے کی طرف دیکھتی ہے)

— ۵۰۷ —

درات کا وقت، کارروائی خیمن زدن ہے، کیٹی کے پھر سے گود کھاتے ہیں۔ پھر کارروائی سے پھر سے بوڑھے رُگل شیر (کوآگ) کے سامنے بیٹھنے دکھاتے ہیں۔ بوڑھے کے کلوپر خان زمان کی آواز اور لیپ ہوتی ہے۔ صمراہیں سے اس طرح نمودار ہوا جیسے ریت کا ایک بگولا ہو.... محرا سے نکلا ہے، صمراہیں گم ہو جائے گا۔ کیٹی اسے دیکھتی رہتی ہے پھر جلدی سے اپنے خیے میں سے ایک پلیٹ اور ایک گلاس لاتی ہے اور بوڑھے کی طرف جاتی ہے،

کیٹی :- (بچھکتے ہوئے) آپ کے لیے کھانا... رکھنا اس کے آگے رکھ دیتی ہے۔

وہ فاموش بیٹھا رہتا ہے،

کیٹی :- میں یہاں... بیٹھ جاؤں۔ (گل شیر آنکھوں سے اشارہ کرتا ہے کہ بیٹھ جاؤ)

کیٹی :- آپ کچھ کہاںیں بابا... .

گل شیر :- (مسکرا تا ہے) میں نے کھالیا۔

کیٹی :- (جلدی سے) میرا نام کیٹی قاسم ہے اور آپ کا... .

گل شیر :- گل شیر

کیٹی :- بہت رُحْب دار نام ہے... آپ کہاں سے آئے ہیں؟

گل شیر :- (صحرا کی طرف) اُدھر سے

کیٹی :- اور کہاں جائیں گے؟

گل شیر :- (مخالف سمت میں اشارہ) اُدھر کھانتا ہے۔ کھانسی کا منتظر درہ

کیٹی :- آپ بیمار ہیں؟

گل شیر :- (پیٹ اور گلاس انٹھاتا ہے) تم جاؤ (بھر کھانتا ہے)

(کیٹی پیٹ اور گلاس انٹھا کر کر اپس چل دیتی ہے۔ مگر تیجھے دیکھتی رہتی ہے۔ گل شیر

کھانسی کی وجہ سے دھرا ہو رہا ہے)۔

— ۳۷ —

(صحرا میں تین جیپیں۔ آگے والی جیپ رکتی ہے۔ ڈرائیور باہر آتی ہے۔ اُدھر اُدھر دیکھتا ہے)

تمور :- (بے صبری سے) اب کیا ہوا ہے؟

ڈرائیور :- صاحب ہم رستہ بھول گئے ہیں۔

تمور :- GOD OM QASMI.

قاضی :- SIR YES

تیمور :- کس قسم کا گائیڈ ہے کہ رستہ بھول گیا ہے۔  
قاضی :- بس یہی ملا تھا سر۔

ڈرائیور :- صاحب آپ افسری بہت کرتا ہے اس لیے ہم رستہ بھول گیا...  
تیمور :- اُسے گھوڑتا ہے، کیٹی قاسم اگر تم مجھے مل گئیں تو دیکھو میں تمہارا کیا حشر  
کرتا ہوں... پچھا اندازہ بھی نہیں؟

ڈرائیور :- میرا خیال ہے کہ ... شاید ادھر  
تیمور :- تو پھر چلو

(جیپوں میں بیٹھتے ہیں، جیپیں جا رہی ہیں، دُور پیر خان اپنا ساتھ گئے میں ڈالے  
اکیلا جا رہا ہے، تیمور جیپ روکتا ہے،)

تیمور :- ہے ... ہیلو مسٹر۔

پیر :- سلام صاحب۔

تیمور :- کون ہوتا ہے؟

پیر :- پیر خان۔

تیمور :- کہاں جا رہے ہو؟

پیر :- کہیں بھی نہیں۔

تیمور :- (چاروں طرف دیکھ کر) اکیلے سفر کرتے ہوئے ڈر زہیں لگتا۔

پیر :- (اپنے سانگ کو ہاتھ دلگا کر) اکیلا نہیں ہے، یہ دوست ہیرے ساتھ ہے۔

تیمور :- گھر کہاں ہے تمہارا؟

پیر :- گھر؟

تیمور :- رہتے کہاں ہو؟

پیر :- (اپنے چاروں لرف اشارہ کر کے) ادھر... یہ میرا گھر ہے... دہن ہے۔

(یہاں پر تیمور کا عالی شان گھر اور پھر ان پہاڑوں کا ایک منتصہ)

قاضی :- پیر صاحب ادھر سے کونی قافلہ گزرا ہے؟

پیر :- گزرا ہے... اُدھر کو جارہا تھا۔

تیمور :- (جلدی سے) تو پھر ہمارے ساتھ بیٹھ جاؤ، ہمیں راستہ بتاؤ۔

(پیر جھکتے ہوئے بیٹھ جاتا ہے اور ایک طرف اشارہ کرتا ہے، جیپیں چل دیتی ہیں، تھوڑی دُور جا کر جیپیں رکتی ہیں۔)

تیمور :- اب کیا بات ہے؟

(پیر خاہوشی سے اُترتا ہے، جیپوں سے کچھ دُور جا کر ریت دیکھتا ہے، پھر آسمان کی طرف دیکھتا ہے، کچھ سو نگھتا ہے اور والپس آ جاتا ہے)

پیر :- صاحب، ہم اپنے وطن میں اونٹ پر جاتا ہے یا پیمل چلتا ہے اور راستہ ہم کو خود

بنواد آتا ہے... لیکن اس موڑ کا ہر پرنیں آتا ہے۔ اس پر نیچے اُنکر زمین

پر پاؤں رکھا تو زمین نے ماستہ بتایا... اُدھر حلپوں۔

(تیمور کچھ نہ سمجھتے ہوئے سر ہلاتا ہے، اور جیپیں چل دیتی ہیں)

— C U T —

دمات کا وقت جیپیں کھڑی ہیں، تیمور قاضی، پیر غان آگ، کے قریب بیٹھے ہیں۔

ڈرائیور اور صرada آتے ہیں، ہاتھ میں کچھ خوراک۔

مُراد :- صاحب، ایک سینیڑ دل دالے نے مہربانی کی... یہ تھوڑا سا ددھ اور روٹی۔

تیمور :- قاضی کیا خوراک کے تمام ٹین ختم ہو گئے ہیں؟

قاضی :- جی، مُر... بس اسے ہی ملے تھے۔

د تیمور پشکی روٹی چباتا ہے اور دو دھنہ گھونٹ بھرتا ہے،

(ڈرالو)

(مرف تیمور اور قاضی بیٹھے ہیں۔ کچھ فاصلے پر پیر غان بیٹھا اپنا ساز بجارتا ہے)۔  
تیمور :- میں کبھی نہیں کی قربت میں نہیں رہا۔ زندگی فلیٹوں اور دفتروں میں  
گزار دی ...

قاضی :- یقیناً ایک شاندار زندگی سر۔

تیمور :- (ارد گرد اشارہ کر کے) کیا یہ سب کچھ شاندار نہیں ہے ... اس زمین،  
اس صحرائے مجھے دھیما کر دیا ہے۔ میں اپنی پریسٹنگ انگریزیش اور کاروباری  
بھاگ دوڑ بھولتا جا رہا ہوں۔

قاضی :- اگلے ہفتے آپ کو شاک ہوم کی انٹرنشنل نمائش پر جانا ہے۔  
تیمور :- میں ایسیں بھی نہیں جا رہا۔ قاضی ... کہیں بھی نہیں (مسکرا کر انکھیں  
بند کر لیتا ہے)

(کارداں خپہ زن ہے۔ گل شیراگ کے سامنے بیٹھا ہے۔ کیٹی آتی ہے)

گل شیر :- (مسکرا کر) آج میرے پیے کھانا نہیں لاتی ؟

کیٹی :- دنارا ض ہو گر، آپ نے کل جو نہیں کھایا تھا۔

گل شیر :- (شرط سے) تمہارے جانے کے بعد کھالیا تھا ... کیٹی اٹھنے لگتی

ہے۔ جیسے کھانا لانے جا رہی ہو، نہیں نہیں آج میں کچھ نہیں کھاؤں گا۔ کل  
گھر جا کر کھاؤں گا۔

کیٹی :- گھر؟ آپ کا گھر کیسا ہے باپا جی۔

گل شیر :- پتہ نہیں اب کیسا ہے ... مجھے پچاس سال ہو گئے اس کا دروازہ دیکھے

ہوئے....

**کیٹھی** :- پچاس؟... کہاں رہے آپ اتنے سال؟

**گل شیر**:- خداکی اس زمین پر... اس دیسے صحرائی آنوش ہیں...

**کیٹھی** :- آپ گھر کیوں نہ گئے؟

**گل شیر**:- میں گھر جانہیں سکتا تھا.

**کیٹھی** :- لیکن کیوں؟

**گل شیر**:- (آگ کو ایک لکڑی سے الٹا پلٹتا ہے) آگ... مجھے عجیب ہے... باتی راکھ ہے.

**کیٹھی** :- آپ پچاس برس تک گھر کیوں نہ گئے بابا؟

**گل شیر**:- اب میں گھر کے قریب ہوں. مجھے اس کے فرش، دروازوں اور دیواروں کی خوبصورتی ہے.... میرا چہرہ دیکھتی ہو؟ اس پر پچاس برس کی جدائی کی ریت ہے... کل یہ جدائی ختم ہو جائے گی

**کیٹھی** :- آپ گھر کیوں نہ گئے بابا؟

**گل شیر**:- مجھے گھرنے اپنے آپ میں سے نکال دیا بیٹھے. مجھے چلا وطن کر دیا... صرف ایک چہرے کی چاہت کی خاطر.

**کیٹھی** :- وہ کس کا چہرہ تھا؟

**گل شیر**:- حسن بالو کا.... وہ ماٹی میں جا چکا ہے۔ پہاں پر یا تو گل شیر بولتا رہے یا اس کے اوکر کیٹھی کے چہرے پر ڈائیلاگ اور ریپ کیے جائیں... فشک سے پندرہ بیس گھر یہ تھے ہمارے گاؤں ہیں... سب کے سب قلعوں کی طرح شام سات بجے سب گھروں کے دروازے بند ہو جاتے... دشمن سے خطرے کی وجہ سے... حسن بالو کو میں نے پہلی مرتبہ اپنے بھائی کی شادی پر دیکھا.

حسن بانو کو دکھایا جائے مسکراتی ہوئی، پرانے بلوجی لباس میں ایک نوخیز لڑکی، میں اس وقت میں بالپس برس کا تھا۔ (مگل شیر کا نوجوان چہرہ دکھایا جاتا ہے) ہمارے گاؤں والے غبیور لوگ تھے۔ سخت لوگ تھے۔ اس قسم کا ملنا جلننا پسند نہیں کرتے تھے۔ مگر ہم دونوں مجبور ہو گئے... حسن بانو کے حسن نے اور میرے دل کے پاس نے ہمیں مجبور کر دیا۔ شام سے پہلے ہم گاؤں سے باہر آ جاتے اور نچوں جیسی معصوم باتیں کرتے (فلیش بیک)۔

حسن بانو اور شیر مگل کسی ٹیکے کی اوت میں بیٹھے مسکرا رہے ہیں، حسن بانو تم نے آج کھایا کیا تھا؟ مگل شیر تمہاری اونٹی اب دو دھکیوں نہیں دیتی، بس اسی قسم کی باتیں... اور پھر ہم شام اترنے سے پہلے، گھروں کے دروازے بند ہونے سے پیشتر گاؤں والپس آ جاتے۔ ایک روز پتہ نہیں کیسے دلت ہمارے پاس سے گزر گیا۔ ہم باتیں کرتے رہے۔ اور ہمیں دیر ہو گئی۔ گاؤں والپس جانے کے بعد جب میں اپنے گھر کے قریب پہنچا تو...

### فلیش بیک

(چند گھروں کا گاؤں۔ درمیان میں ایک چوڑی ریت آلو دھلی یا سڑک، مگل شیر اپنے گھر کے قریب پہنچا ہے۔ پیچھے سے کسی کے بھاگنے کی آواز آتی ہے۔ مُڑکر دیکھتا ہے تو حسن بانو اندر ھادھند بھاگتی چلی آرہی ہے۔ مگل شیر آگے بڑھتا ہے)

مگل شیر، بانو... ادھر کدھر آرہی ہو؟

بانو:- (سر اپسہر خوفزدہ) مگل شیر غصب ہو گیا...

مگل شیر، کیا ہوا ہے؟

بانو:- میرے گھر کا دروازہ بند ہو گیا ہے۔

مگل شیر:- اودھ خدا یا۔